روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 213029
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان C.P.L 61
سوموار یکم اپریل 2002ء 17 محرم 1423 ہجری - یکم شہادت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 72

اعلان نماز کے لئے مشورہ

ابتداء میں نماز کے لئے اعلان وغیرہ کا انتظام نہیں تھا۔ آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد حضورؐ نے صحابہؓ سے اس بارہ میں مشورہ لیا کسی نے نصاریٰ کی طرح ناقوس کی رائے دی کسی نے یہود کی مثال میں بوق کی تجویز دی حضرت عمرؓ کے مشورہ کے مطابق طے ہوا کہ کوئی شخص نماز کے وقت اعلان کر دیا کرے۔ کچھ عرصہ بعد ایک صحابی حضرت عبداللہ بن زیدؓ کو خواب میں موجودہ اذان کے الفاظ سکھائے گئے۔

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب بدء الاذان حدیث نمبر 174'175)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

افسوس ہے کہ بعض لوگ پہلے مشورہ نہیں کر لیتے۔ مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے اس پر حضرت مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ خود اپنے رسول کو حکم دیتا ہے کہ وہ مشورہ کیا کرے تو پھر دوسروں کے لئے یہ حکم کس قدر زیادہ تاکیدی ہو سکتا ہے۔ آج لوگوں کا حال یہ ہے کہ یا تو مشورہ پوچھتے نہیں یا پوچھتے ہیں تو پھر مانتے نہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ:-

پھر ایسی بات کی لوگ سزا بھی پاتے ہیں۔ ایسوں کے حالات سے زیادہ تر وہ لوگ اب فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو عبرت حاصل کریں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 532)

حضرت مسیح موعود نے 1891ء میں ''آسمانی فیصلہ'' تصنیف فرمائی اور اس میں مجوزہ انجمن کی تشکیل پر مزید غور کرنے کے لئے جماعت کے دوستوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ 27۔ دسمبر 1891ء کو قادیان پہنچ جائیں چنانچہ اس تاریخ کو (بیت) اقصیٰ میں احباب جمع ہوئے۔ بعد نماز ظہر اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے قبل مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضرت اقدس کی تازہ تصنیف آسمانی فیصلہ پڑھ کر سنائی۔ پھر یہ تجویز رکھی گئی کہ مجوزہ انجمن کے ممبر کون کون صاحبان ہوں۔ اور کس طرح اس کی کارروائی کا آغاز ہو۔ حاضرین نے بالاتفاق یہ قرار دیا کہ سردست یہ رسالہ شائع کر دیا جائے اور مخالفین کا عندیہ معلوم کر کے بتراضی فریقین انجمن کے ممبر مقرر کئے جائیں۔ اس کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ اور حضرت اقدس سے دوستوں نے مصافحہ کیا۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص 440)

27 دسمبر 1892ء کو قادیان میں دوسرا جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس کے دوسرے روز کی روئیداد روحانی خزائن جلد 5 ص 615 میں اس طرح درج ہے۔

28 دسمبر 1892ء کو یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے معزز حاضرین نے اپنی اپنی رائے پیش کی۔ اور قرار پایا کہ ایک رسالہ جو اہم ضروریات (دین) کا جامع اور عقائد (-) کا خوبصورت چہرہ معقولی طور پر دکھاتا ہو تالیف ہو کر اور پھر چھاپ کر یورپ اور امریکہ میں بہت سی کاپیاں اس کی بھیج دی جائیں۔ بعد اس کے قادیان میں اپنا مطبع قائم کرنے کے لئے تجاویز پیش ہوئیں اور ایک فہرست ان صاحبوں کے چندہ کی مرتب کی گئی جو اعانت مطبع کے لئے بھیجتے رہیں گے۔ یہ بھی قرار پایا کہ ایک اخبار اشاعت اور ہمدردی (دین) کے لئے جاری کیا جائے اور یہ بھی تجویز ہوا کہ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی۔ اس سلسلہ کے واعظ مقرر ہوں اور وہ پنجاب اور ہندوستان کا دورہ کریں۔ بعد اس کے دعائے خیر کی گئی۔ آئندہ بھی ہمیشہ اس سالانہ جلسہ کے یہی مقاصد رہیں گے کہ اشاعت (دین) اور ہمدردی نو (مبایعین) امریکہ اور یورپ کے لئے احسن تجاویز سوچی جائیں اور دنیا میں نیک چلنی اور نیک نیتی اور تقویٰ اور طہارت اور اخلاقی حالات کے ترقی دینے اور اخلاق اور عادات دنیہ اور رسوم قبیحہ کو قوم میں سے دور کرنے (-) کی کوششیں اور تدبیریں کی جائیں۔ ان اغراض کے پورا کرنے اور دیگر انتظامات کی غرض سے ایک کمیٹی بھی تجویز کی گئی جس کے صدر پریذیڈنٹ حضرت مولوی نورالدین صاحب بھیروی اور سیکرٹری مرزا خدابخش صاحب اتالیق جناب خان صاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ۔ اور شیخ رحمت اللہ صاحب میونسپل کمشنر گجرات۔ منشی غلام قادر صاحب فصیح وائس پریذیڈنٹ ومیونسپل کمشنر سیالکوٹ اور مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی قرار دیئے گئے۔ (روحانی خزائن جلد 5 ص 615)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم میں یتامیٰ۔ مساکین۔ بیوگان اور ضرورت مندوں کی حاجت براری کو محبت الٰہی کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح حدیث میں بے سہارا افراد کی ضرورتوں کو پورا کرنا گویا خدا تعالیٰ کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔ یعنی یہ امر خدا تعالیٰ کے قرب کی منازل کو طے کرنے میں ایک بہترین زینہ ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی تعلق اور حکمت کے پیش نظر 1982ء میں بیوت اللہ کی تعمیر اور آبادی کی تحریک کے سلسلہ میں ہی بیوت الحمد سکیم کا اجراء فرمایا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سینکڑوں مستحقین بیوت الحمد سکیم کے شیریں ثمرات سے لذت یاب ہو رہے ہیں۔ بیوت الحمد کالونی ربوہ جو ہر قسم کی سہولتوں سے آراستہ ہے اب تک 83 خاندان آباد ہو چکے ہیں اور پہلے مرحلہ کی تکمیل میں ابھی اس کالونی میں دس مکان مزید تعمیر ہونا باقی ہیں۔ اسی طرح بعض ضرورت مند احباب کو ان کے اپنے گھروں میں جزوی امداد برائے توسیع مکان لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے ابھی کئی مستحقین امداد کے منتظر ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ بے سہارا اور نادار مخلوق کے لئے خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر بیوت الحمد منصوبہ میں درج ذیل شقوں کے تحت نمایاں مالی قربانی پیش فرمائیں۔

1۔ پورے مکان کے تعمیری اخراجات کی ادائیگی۔ آجکل

باقی صفحہ 7 پر

طلباء وطالبات انگلش کلاس متوجہ ہوں

وکالت وقف نو کے تحت جاری انگلش زبان کی کلاس رخصتوں کے بعد مورخہ 12۔ اپریل سے دوبارہ شروع ہوگی کلاس میں شامل طلباء وطالبات مورخہ 12۔ اپریل کو شام 5:00 بجے وکالت وقف نو بیت الاظہار پہنچ جائیں۔ (وکالت وقف نو)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

23

پرحکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

بت پرست اور عیسائی مسلمان ہوگئے

حضرت ابوبکرؓ نے اپنے دور خلافت میں دعوت وتبلیغ کی مہم جاری رکھی۔ آپ کو اشاعت اسلام کا اس قدر شوق تھا کہ جب کوئی لشکر روانہ کرتے تو اسے نصیحت کرتے کہ سب سے پہلے دشمن کو دعوت اسلام دیں اور قبائل عرب میں اس دعوت کو پھیلائیں۔ چنانچہ مثنیٰ بن حارثہ کی مساعی جمیلہ سے بنی وائل کے تمام بت پرست اور عیسائی مسلمان ہوگئے۔ اسی طرح حضرت خالد بن ولید کی دعوت الی اللہ نے عراق اور شام کے قبائل میں اسلامی جھنڈے گاڑ دیئے۔

(سیر الصحابہ جلد 1 ص 69)

دعوت الی اللہ کا سب سے اچھا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے ملاقات میں ایک طفل کا سوال۔

سوال:۔ ہماری عمر کے بچوں کے لئے دعوت الی اللہ کا سب سے اچھا ذریعہ کیا ہے۔

جواب۔ سب سے اچھا ذریعہ تو یہ ہے کہ اچھے بچے بن کے دکھاؤ۔ تم اگر اچھے بچے بنو گے۔ اچھا نمونہ ظاہر کرو گے تو دوسرے جو اچھے بچے ہیں وہ خود بخود تمہاری طرف کھنچے جائیں گے۔

ایک ہی قسم کے خیال کے جو بچے ہوتے ہیں نیک بچے ان کے اردگرد غیر بچوں میں سے بھی جو نیک ہو وہ اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اور جو شرارتی بچے ہوں ان کے گرد شرارتی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو تم اپنے عمل کی وجہ سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچو۔

(روزنامہ الفضل 23 فروری 2000ء)

58 افراد داخل احمدیت ہوئے

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی فیضل اللہ وبھیل چک متصل قادیان ایک کام کے لئے گئے۔ جہاں ان کے وعظ ونصیحت سے 58 مردوں عورتوں نے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔

(الفضل 20 جولائی 1923ء)

تصرف الٰہی کا عجیب وغریب کرشمہ

حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور حضرت بانی سلسلہ کے نہایت مخلص اور قدیم فدائی بزرگ تھے۔ آپ کی زبان سے تصرف الٰہی کے عجیب وغریب کرشمہ کی نسبت ایک واقعہ سننے جس سے روح اور قلب صداقت اور راستی کے ولولہ سے بھر جاتے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی شریر نے ایک اخبار میں شائع کرا دیا کہ نعوذ باللہ حضرت صاحب کو جذام ہو گیا ہے۔

اس افواہ کی وجہ سے لاہور میں بڑی کھلبلی مچ گئی اور مخالفوں نے بڑا شور مچایا۔ گیارہ آدمی مخالفین میں سے اس بات کی تحقیق کرنے کیلئے قادیان روانہ ہوئے۔ اس افواہ سے مجھے بھی سخت اضطراب پیدا ہوا۔ اور میں بھی قادیان آنے کے لئے روانہ ہو گیا ان گیارہ اشخاص میں سے پانچ تو بٹالہ پہنچ کر واپس چلے گئے۔ انہوں نے آپس میں صلاح کی۔ کہ مرزا صاحب تو جادو کر لیتے ہیں۔ اگر ہم وہاں گئے۔ تو شاید ہم پر بھی کر لیں۔ اس خیال کی وجہ سے پانچ تو واپس لوٹ گئے۔ اور چھ قادیان کی طرف روانہ ہو گئے۔ میں ان سے پہلے یکہ لے کر قادیان پہنچ گیا تھا۔ جب میں نے حضور کو خوش وخرم اور تندرست پایا۔ تو مجھے بہت ہی خوشی ہوئی اور میں نے اس افواہ کا ذکر کرنا بھی آپ سے مناسب نہ سمجھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ چھ آدمی بھی حضرت صاحب کی مجلس میں پہنچ گئے۔ اور چپ چاپ ہو کر بیٹھ رہے۔ حضور نے اپنا پاجامہ کھینچ کر ایک پنڈلی گھٹنے تک ننگی کر دی۔ اور جو آدمی پاؤں دبا رہے تھے۔ ان کو فرمایا کہ خوب زور سے دباؤ۔ پھر حضور نے دوسری پنڈلی کو گھٹنے تک ننگا کیا۔ اور دبانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے خود بخود اپنے دونوں بازو کہنیوں تک یکے بعد دیگرے ننگے کئے۔ پھر حضور نے اپنا کرتہ اٹھا کر اس کو پیچھے کی طرح اس طریقہ سے ہلایا۔ کہ جس سے حضور کا پیٹ ننگا ہو جاتا تھا۔ یہ دیکھ کر وہ آدمی جو لاہور سے آئے تھے بول اٹھے کہ اخباروں والے کیسے جھوٹے اور شریر ہیں کہ انہیں جھوٹ بات شائع کرتے ہوئے شرم بھی نہیں آتی۔ حضرت صاحب نے یہ بات سن کر بھی کچھ نہ فرمایا۔ اور خاموش رہے۔ ان آدمیوں میں سے دو تین نے تو بیعت کر لی۔ اور باقی جس طرح خالی ہاتھ آئے تھے ویسے ہی چلے گئے۔

(الفضل 2 دسمبر 1914ء ص 25)

افتتاح بیت الحبیب

جدید کوارٹرز تحریک جدید، دارالنصر غربی ربوہ

مورخہ 23 مارچ 2002ء کو جدید کوارٹرز تحریک جدید دارالنصر غربی کی بیت الحبیب کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر منعقد کی گئی تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے انہوں نے نماز مغرب وعشاء پڑھا کر افتتاح کیا۔ اس کے بعد رسمی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید نے رپورٹ میں بتایا کہ بیت الحبیب کا سنگ بنیاد مورخہ 15 مئی 2000ء کو محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے رکھا تھا۔ نہایت خوبصورتی سے بنائی گئی بیت الحبیب کا مسقف حصہ 1000 مربع میٹر ہے اور اسی قدر صحن کے لئے جگہ رکھی گئی ہے۔ بیت الحبیب کی افتتاحی تقریب کے ساتھ ساتھ اسی حلقہ کے خدام الاحمدیہ کے پہلے سہ روزہ تربیتی پروگرام کی اختتامی وتقسیم انعامات کی تقریب بھی تھی۔ سہ روزہ تربیتی پروگرام کے دوران تینوں دن نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی جس میں 95 فیصد خدام شریک ہوئے۔ خدام کے مابین علمی وورزشی مقابلہ جات کرائے گئے جن میں اس حلقہ کے خدام نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ پروگرام کے دوسرے روز مورخہ 22 مارچ کو بعد نماز عشاء مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود پر خطاب کیا۔

بیت الحبیب کی افتتاحی تقریب کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے پوزیشنز حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ اور بعد میں اپنے اختتامی خطاب میں انہوں نے فرمایا کہ تحریک جدید کی تعمیر کردہ بیت الحبیب اور کوارٹرز پر مشتمل کالونی وسیع مکانک کی ایک صورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسے آباد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر پر آپ نے دعا کرائی۔ جس کے بعد مہمانان، بزرگان اور اہل کوارٹرز کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ جس کا اہتمام کوارٹرز کے درمیانی احاطہ میں کیا گیا تھا۔

23 مارچ کی تقریب

شعبہ تعلیم مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 23 مارچ 2002ء کو یوم مسیح موعود اور یوم پاکستان کی مناسبت سے دفتر انصار اللہ مقامی کے ہال میں ایک سیمینار منعقد ہوا۔ جس کی صدارت محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان نے فرمائی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب نے ''قیام پاکستان میں جماعت احمدیہ کا کردار'' کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے واقعات وشواہد سے ثابت کیا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی قیادت اور رہنمائی میں قیام پاکستان کے لئے جماعت احمدیہ نے بھرپور کردار ادا کیا۔

(باقی صفحہ 7 پر)

سہ روزہ تربیتی پروگرام دارالفتوح غربی

مورخہ 22 تا 24 مارچ 2002ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار مجلس خدام الاحمدیہ دارالفتوح غربی ربوہ کا سہ روزہ تربیتی پروگرام کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ جس میں 14 علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اس پروگرام کی اختتامی تقریب مورخہ 24 مارچ کو مغرب وعشاء کی نمازیں جمع ادا کرنے کے بعد منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ تھے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد زعیم صاحب حلقہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ سہ روزہ پروگرام کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر اس کا افتتاح مکرم ملک منیر احمد صاحب صدر حلقہ نے کیا۔ ان تین ایام میں تلاوت، نظم، تقریر، تقریر فی البدیہہ، دینی معلومات، دعوت الی الصلوٰۃ اور کسوٹی کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں خدام نے ذوق وشوق سے حصہ لیا۔ اسی طرح ورزشی مقابلہ جات میں دوڑ 100 میٹر، دوڑ 400 میٹر، لانگ جمپ 'کلائی پکڑنا' کرکٹ، رسہ کشی اور کبڈی کے مقابلے شامل ہیں۔ محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اپنے خطاب میں انہوں نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تربیتی پروگرام کا مقصد خدام میں اجتماعیت اور تنظیم کا شعور پیدا کرنا ہے۔ خدام کو چاہئے کہ اپنے علم کو بڑھائیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں، حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کریں، خلفاء کے ارشادات پڑھیں اور تربیت کا سب سے بڑا ذریعہ خلیفہ وقت کے خطبات اور ارشادات نہ صرف سنیں بلکہ ان پر عمل بھی کریں۔ انہوں نے فرمایا ورزشی مقابلہ جات کے ذریعے اپنے اندر ڈسپلن، نظم ونسق اور وسعت حوصلہ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد مہمانان اور خدام کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اعلیٰ اخلاق کے حامل۔ مکرم سید محمد یوسف سہیل شوق صاحب

آپ ایک پرجوش داعی الی اللہ اور صلہ رحمی وخدمت خلق کرنے والے وجود تھے

مکرم سید منصور احمد بشیر صاحب

رمضان المبارک 2001ء کے پہلے جمعہ کی صبح کو سید یوسف سہیل شوق صاحب جو ہمارے خاندان کے ایک مخلص اور ذہین فرد تھے 51 سال کی عمر میں ہمیں داغ مفارقت دے کر اپنے خالق حقیقی کے بلاوے پر اس کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ کو سب سے بڑی سعادت یہ حاصل ہوئی کہ حضرت خلیفہ وقت کی تحریک پر آپ نے اس وقت اپنی زندگی احمدیت کے لئے وقف کی جب آپ عنفوان جوانی میں تھے اور ایم اے جرنلزم میں فرسٹ ڈویژن اور اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے بعد صحافت کے میدان میں کئی سال کا تجربہ حاصل کر چکے تھے۔ اس دور میں آپ کا زندگی وقف کرنا یقیناً آپ کی فطرتی نیکی اور سعادت پر ایک بہت بڑی گواہی تھی۔ آپ نے وقف کے تقاضوں پر حضور دل سے لبیک کہا اور اس راہ میں کبھی کسی قربانی سے ذرہ کے برابر دریغ نہیں کیا۔

آپ کے دادا حضرت سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے آپ کو والہانہ عشق تھا۔ حضرت خلیفہ ثانی کے ارشاد پر ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے اپنی خدمات جماعت کو پیش کر دیں۔ حضرت سید محمد حسین شاہ صاحب مرحوم نے پٹواری سے اپنی ملازمت شروع کی تھی اور قانون گو کے عہدہ پر پہنچ کر ریٹائر ہوئے تھے حضرت مصلح موعود نے ان کو اپنی اور دوسرے صاحبزادگان کی زمینوں کا مختار عام بنانے کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر بھی مقرر کر دیا۔ ان خدمات کو آپ نے کئی سال تک سرانجام دیا اور پاکستان بننے کے بعد بڑھاپے کی وجہ سے ان خدمات سے سبکدوش ہوئے۔ آپ کے والد محترم ڈاکٹر محمد جی احمدی ایم بی بی ایس کو مختلف اضلاع میں DHO کے اہم حکومتی منصب پر کام کرنے کے علاوہ ان اضلاع میں احمدیت کی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ محترم ڈاکٹر محمد جی احمدی صاحب اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد راولپنڈی میں رہائش پذیر ہو گئے۔ آپ کا گھر 10 سول لائنز میں تھا۔ اس وسیع و عریض کوٹھی میں اس حلقہ کا نماز کا سینٹر بھی قائم تھا۔ سید یوسف سہیل شوق صاحب کے چار بھائیوں کو خدام الاحمدیہ راولپنڈی میں اہم عہدوں پر کام کرنے کا موقعہ بفضل اللہ تعالیٰ میسر آیا۔ سید یوسف سہیل شوق کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر سید نسیم بابر پی ایچ ڈی۔ سینئر فزکس پروفیسر قائداعظم یونیورسٹی جو فزکس کی ریسرچ کے عالمی شہرت کے حامل سائنسدان بھی تھے ان کو 1990ء میں اسلام آباد میں احمدیت کی وجہ سے شہید کر دیا گیا اور اس طرح آپ نے راہ مولیٰ میں قربانی کا شاندار رتبہ پایا۔ ایسی شاندار روایات کے حامل خاندان کے فرد ہونے کا سید یوسف سہیل شوق صاحب مرحوم کو شرف حاصل تھا۔ ان روایات پر آپ پورے اترے۔ ان روایات کو پہلے سے زیادہ تابناک بناتے ہوئے ان کا حق ادا کیا اور زندگی کو احمدیت کی اشاعت اور مخلوق خدا کی ہمدردی میں گزارا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی روح پر ہر آن برکات نازل فرماتا رہے۔ اس دعا از من و جملہ جہاں آمین باد۔ 80 کی دہائی کے شروع میں سید یوسف سہیل شوق زندگی وقف کر کے اور اپنے گھر کو چھوڑ کر مرکز سلسلہ ربوہ میں مستقل طور پر آ گئے۔ اس وقت سے ان سے میرا تعلق رہا۔ ان سے میرا گہرا رشتہ داری کا تعلق تھا۔ ان کے والد اور والدہ میرے فرسٹ کزن تھے اور اہلیہ میری سگی بھانجی ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی محبت، اعلیٰ اخلاق اور میانہ روی کی وجہ سے مجھے اکثر و بیشتر ان کے پاس جانے کا موقعہ ملا۔ ہر دفعہ بہت ہی پیار سے ملتے۔ ثاقب زیروی صاحب نے واقعی ٹھیک کہا تھا کہ وہ جب بات کرتے تو معلوم ہوتا کہ درخواست کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ ڈھونڈنے سے ملنے مشکل ہیں۔ آپ نے جو بھرپور اور مفید خلائق زندگی گزاری اس کے چند پہلو پیش خدمت ہیں۔

ایک نمایاں خلق آپ میں دین حق کے لئے قربانی کا جذبہ اور دلیری کا پہلو تھا۔ گزشتہ سال میرے نواسے محفوظ الرحمٰن بعمر 8-9 سال جو کینیڈا سے آئے تھے نے آپ سے نوٹ بک پر آٹوگراف مانگا تو آپ نے لکھا پیارے محفوظ تمہاری زندگی کا وہ بہت ہی حسین دن ہوگا جب تمہیں حضرت مصلح موعود کے اس شعر کی حقیقت سمجھ آئے گی

ہو فضل تیرا یارب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

خود آپ کی ساری زندگی اس شعر کی تعبیر تھی۔ صحافت کی تعلیم اعلیٰ پیمانے پر مکمل کر کے جب آپ نے عملی طور پر اس شعبے میں قدم رکھا تو شروع ہی سے کامیابی نے آپ کے قدم چومے۔ اس کی وجہ آپ کا اس شعبے کی طرف طبعی رجحان آپ کی قابلیت اور انتھک محنت تھی۔ لیکن جب امام وقت نے اشارہ فرمایا تو ان تمام کامیابیوں کو بالکل حقیر سمجھتے ہوئے اور دنیاوی آسائشوں کو لات مارتے ہوئے اور راولپنڈی میں اپنے شاندار گھر والدین اور بہن بھائیوں کو وداع کرتے ہوئے اپنے امام کے حضور حاضر ہو گئے۔ اس کے بعد خلافت کے دامن سے تازندگی وابستہ رہے اور اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بچیوں کے بعد دیا تھا وقف نو میں دے دیا۔ خلافت سے آپ نے ہمیشہ گہرا تعلق رکھا اور رہنمائی حاصل کرتے رہے۔

آپ ایک متمول گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور والد کے ورثہ میں سے آپ کو 9-10 لاکھ روپے ملے اور یہ صرف چند سال کی بات ہے۔ لیکن اس رقم کا ایک کثیر حصہ آپ نے دعوت الی اللہ اور مخلوق خدا کی ہمدردی میں خرچ کر دیا اور وفات کے وقت آپ کے اکاؤنٹ میں اتنے کم پیسے تھے کہ بینک والوں کو وہ اکاؤنٹ ہی بند کرنا پڑا۔

آپ نے اپنی بڑی لائق بیٹی (جس نے جامعہ نصرت ربوہ کے ایف اے انگریزی لٹریچر کے امتحان میں اس ڈگری کالج میں ریکارڈ نمبر حاصل کئے تھے) کی شادی ایک واقف زندگی کے ساتھ کی پھر اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی بھی دیکھئے کہ آپ کے اس داماد کو ایم فل کرنے کے بعد قائداعظم یونیورسٹی سے سکالرشپ ملا اور وہ لڑکا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے امریکہ میں فزکس میں پی ایچ ڈی کر رہا ہے۔

صلہ رحمی وخدمت خلق

محترم سید یوسف سہیل شوق صاحب میں رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور ہر کس و ناکس سے حسن سلوک کی صفت بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ اپنے بہن بھائیوں کے علاوہ دوسرے جملہ رشتہ داروں کے کاموں کے لئے وقت اور مالی قربانی دونوں کے لئے تیار رہتے۔

ہمارے خاندان میں محض فضل الٰہی سے نصف درجن رفقاء مسیح موعود ہوئے ہیں۔ ان رفقاء اور رفقات کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت بخشی کہ اب اندرون اور بیرون ملک ساری دنیا میں ایک صد سے زائد خاندان پھیلے ہوئے ہیں۔ ان خاندانوں کے کثیر افراد آپ سے تعلق رکھتے اور ربوہ کے دفاتر یا ربوہ میں کوئی دوسرا کام ہوتا تو آپ کو اس کی تکمیل کیلئے کہتے اور آپ خوشی سے ان کا کام کر دیتے۔

الفضل جیسے اہم روزنامہ کے لئے آپ کو ہر وقت مستعد رہنا اور کثیر وقت دینا پڑتا۔ اس کے باوجود آپ اپنے محلہ کی لوکل جماعت اور ذیلی تنظیموں کے لئے کثیر وقت خرچ کرتے اور ان کی سرگرمیوں میں حصہ لیتے۔ گزشتہ دو سال سے آپ اپنے محلہ کے زعیم انصار اللہ بھی تھے۔ صدر محلہ سے پورا تعاون کرتے۔ اپنے محلہ کی بیت الصلوٰۃ میں بہت مواقع پر امامت بھی کراتے۔

آپ کے پاس موٹر سائیکل تھا۔ اگر کوئی دوست موٹر سائیکل مانگتے تو اسے بلاتردد دے دیتے۔ یہی حال کار کا تھا۔ جو کچھ عرصہ آپ کے پاس رہی۔

غریب رشتہ داروں کی مالی امداد بھی کرتے۔ رشتہ داروں کے بعض مستحق بچوں کی تعلیمی و تربیتی بہبود کے لئے ہر طرح کوشش کرتے اور وقت دیتے۔ بعض رشتہ دار نوجوانوں کو ان کے نامناسب اور غیر تربیتی رویہ پر سختی سے ٹوک بھی دیتے اور بعضوں کو نصیحت کرتے۔ اپنے بچوں کو بھی نمازوں اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے۔

جب بھی کوئی رشتہ دار آپ کے گھر گیا تو کھلے دل سے اس کی مہمان نوازی کی۔ ہمارے خاندان کا ایک رسالہ "ہمارا رہبر" ہے جس میں خاندان کے چھوٹے بڑے لوگ مختلف تربیتی اور تعلیمی مضامین اور نظمیں وغیرہ لکھتے ہیں اور سال میں ایک دو شمارے اس کے نکالے جاتے ہیں۔ چونکہ آپ کا تعلق صحافت سے تھا اس لئے اس رسالہ کے زیادہ تر امور آپ ہی مکمل کرتے۔ بلکہ مضامین کی تصحیح میں بھی بھرپور حصہ لیتے۔ اور ظاہر ہے اس کیلئے آپ کو کثیر وقت خرچ کرنا پڑتا۔ یہ وقت آپ خاندان کی اصلاح کے لئے خوشدلی سے اپنی مصروفیات سے نکالتے اس رسالہ کا ایک خاص نمبر آپ کے چھوٹے بھائی پروفیسر ڈاکٹر نسیم بابر کی شہادت پر نکالا گیا۔ جس پر آپ نے اپنا کثیر وقت خرچ کیا۔ اس رسالہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ الحمدللہ۔ احباب دعا کریں کہ آپ کے بعد بھی یہ رسالہ خاندان کے سینکڑوں بچوں اور بڑوں کی تربیتی اور تعلیمی ضروریات پورا کرتا رہے۔

ہمارے خاندان کے ایک بزرگ کے نام پر ان کی بیٹی نے ایک ٹرسٹ "سید محمد اقبال حسین تعلیمی ٹرسٹ" چند سال قبل قائم کیا۔ اس ٹرسٹ کی میٹنگز میں آپ سیکرٹری کی حیثیت سے ہمیشہ شامل ہوتے۔ کارروائی ریکارڈ کرتے اس کے علاوہ بھی اس ٹرسٹ کے لئے کافی وقت خرچ کرتے۔ خود میں بھی اپنے بعض مضامین کے لئے آپ کے پاس جاتا تو مضمون کو دلچسپی سے پڑھتے۔ ضروری ہدایات دیتے اور بہت اچھے الفاظ میں رہنمائی کرتے۔ ایک دفعہ خاکسار نے آپ سے ذکر کیا کہ ہمارے خاندان میں کئی ایک رفقاء حضرت مسیح موعود ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی اولاد نے بھی احمدیت کی خدمت کی ہے۔ ہمیں حضور کی خواہش کے مطابق ان کی خدمات کو آئندہ نسل کیلئے محفوظ کرنا چاہئے تو فوراً جواب دیا کہ اس کی بہترین صورت یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں کے حالات پر ایک کتاب لکھی جائے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ سید یوسف سہیل شوق صاحب کی اس خواہش کے پورا ہونے کے بھی اللہ تعالیٰ سامان بہم پہنچائے۔ آپ اپنے بچوں اور خاندان کے دوسرے بچوں کی تربیت میں ہمیشہ میانہ روی اختیار کرتے۔ مناسب رنگ میں ان کی تربیت کرتے اور نصیحت کرتے اور سختی سے بالکل کام نہ لیتے چنانچہ آپ کے اپنے بچے اور خاندان کے دوسرے بچے بھی آپ کی عزت کرتے اور آپ کی بات مانتے۔

محنت کی عادت

آپ کو محنت کی شروع سے عادت تھی۔ رات گیارہ بارہ بجے تک الفضل کے دفتر یا خلافت لائبریری یا پھر گھر میں لکھنے پڑھنے کا کام کرتے رہتے۔ ایک دفعہ مجھے کہنے لگے کہ لکھنے لکھانے کا کام تو اس طرح تخلیہ میں ہی ہو سکتا

ہے۔ جب الفضل کا کوئی نمبر نکلنا ہوتا تو کئی راتوں تک مسلسل کام کرتے۔ دفتری کام کے علاوہ الفضل کے لئے اکثر لاہور جانا ہوتا۔ ایک لمبے عرصہ تک بسوں میں سفر کرتے رہے پھر الفضل نے اپنی گاڑی خرید لی۔ ربوہ میں جماعتی فنکشن پر آپ کو بطور نمائندہ الفضل مدعو کیا جاتا شروع میں تو کئی سال تک سائیکل پر ہی جاتے رہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فراخی دی تو موٹر سائیکل پر یہ فریضہ سرانجام دیا۔ سوائے آخری سال کے آپ کی صحت ہمیشہ اچھی رہی اس لئے خدمت دین کو پوری تندہی سے نبھایا۔ حتیٰ کہ آخری بیماری میں بھی حتی الوسع اس خدمت میں کمی نہ آنے دی۔ اور ہر چہ بادا باد کہتے ہوئے اس مقدس کام میں اپنی زندگی نچھاور کردی۔

اگرچہ پیشہ کے لحاظ سے آپ صحافی تھے اور اس اہم میدان میں آپ نے جماعت اور ملک کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں تاہم کئی دوسرے میدانوں میں بھی آپ نے نمایاں کام کئے۔ آپ کی ذات میں قدرت نے بہت سی صفات ودیعت کی ہوئی تھیں جنہیں آپ نے کماحقہ پروان چڑھایا اور اس مقصد کے لئے انتہائی ریاضت کی اور وقت خرچ کیا اور اس طرح ہمارے نوجوانوں کیلئے بہت اعلیٰ نمونہ چھوڑا کہ وہ بھی اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کو اپنی جماعت ملک اور قوم کے لئے وقف کریں اور آنے والی نسلوں کے لئے ایسا ہی اعلیٰ نمونہ چھوڑیں۔

آپ میں تقریر کا ایک طبعی ملکہ تھا۔ چنانچہ MTA پر آپ کو متعدد دفعہ مختلف موضوعات پر تقاریر کرنے کا موقعہ ملا۔ تقریر کے علاوہ آپ نے کمپیئر کے طور پر بھی بہت مواقع پر خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شعر کہنے کا بھی ملکہ ودیعت کیا تھا۔ صحافت کی ہمہ وقتی مصروفیات کی وجہ سے آپ اس ملکہ کو حسب خواہش پروان نہ چڑھا سکے تاہم آپ نے کئی بار جماعتی مشاعروں میں حصہ لیا۔ کئی مشاعروں میں سٹیج سیکرٹری کے طور پر نہایت خوش اسلوبی سے اس ذمہ داری کو نبھایا۔ آپ کو دو کتب کے علاوہ کثرت سے مضامین اور بعض نظمیں وغیرہ لکھنے کی بھی توفیق ملی۔

حضور کی ہجرت کے بعد جب الفضل کی اشاعت پر پابندی لگ گئی تو فراغت آپ کیلئے ناقابل برداشت ہوگئی۔ آپ نے حضور کو جب اس صورت حال سے آگاہ کیا تو حضور کے ارشاد پر آپ کو وکالت اشاعت وتصنیف میں کام کرنے کے لئے کہا گیا۔ یہاں آپ نے چند سال انتہائی محنت سے کام کیا۔ اس وکالت کے کارکنان آج تک آپ کو یاد کررہے ہیں۔ یہ دوست آپ کو آخری بیماری میں ملنے گئے تو آپ نے بہت محبت اور چاہت سے اپنے ان پرانے ساتھیوں سے ملاقات کی۔ خاکسار کی فیملی کو آپ کی ہمسائیگی میں 2 سال رہنے کا موقعہ ملا۔ ہم ذاتی تجربہ سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ بہترین ہمسائے تھے۔ ہمارے علاوہ دوسرے ہمسایوں سے بھی اسی طرح کا سلوک رکھا۔

جہاں اپنے سے بڑوں کی اطاعت اور ادب کا حق ادا کیا وہاں اپنے سے چھوٹوں سے بھی اتنی ہی مروت ور مہربانی سے پیش آئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے افسران اور آپ کے ماتحت دونوں آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ آپ کی بیماری کے دوران اور وفات کے بعد الفضل میں کام کرنے والے آپ کے Colleagues نے جس طرح ہمدردی کی اور آپ کے متعلق اپنے پرخلوص جذبات کا اظہار کیا انہیں احاطہ تحریر میں لانا میرے لئے انتہائی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہی کی جاسکتی ہے جو انہیں اس خلوص کا کماحقہ اجر عطا فرمائے۔ اور ان کے اس بے لوث جذبہ کو ترقی دے۔ جو لوگ آپ کے ساتھ اور آپ کے ماتحت کام کررہے تھے ان میں آپ کے ماموں سید ظہور احمد شاہ صاحب بھی تھے جو عمر میں آپ سے تیس سال کے قریب بڑے تھے لیکن ان کی 12 سالہ ملازمت کے دوران آپ نے ان سے نہایت محبت اور عزت کا تعلق آخر دم تک قائم رکھا۔

دعوت الی اللہ کا شوق

مندرجہ بالا مختلف النوع صلاحیتوں کے علاوہ آپ کو دعوت الی اللہ کی ایک خاص صلاحیت قدرت نے دی ہوئی تھی۔ جو کہ بہت کم لوگوں کو اس اعلیٰ انداز میں ملتی ہے۔ دعوت الی اللہ کیلئے آپ نے اپنا آرام، وقت اور مال سب کچھ قربان کردیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی آپ کو اس مشکل تربیتی کام میں مکمل کامیابی عطا فرمائی۔ اس سلسلہ میں آپ نے پتہ نہیں کہاں کہاں کے سفر کئے اور کس کس جگہ کی خاک چھانی۔ دعوت الی اللہ کے بعد آپ نے اپنی اس روحانی اولاد کا خیال بھی رکھا۔ اور ان کی حتی المقدور مدد کی۔

ایک دوست نے بتایا کہ آپ اسی قسم کے ایک دعوت الی اللہ کے دورے پر گئے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے ایک روحانی فرزند کی کچھ مالی مدد کرنا چاہی۔ وہ اگرچہ ایک غریب شخص تھا لیکن اس نے آپ سے درخواست کی کہ ہمیں یہ عادت نہ ڈالیں۔

صبر کا نمونہ

سید یوسف سہیل شوق کی طبیعت میں قوت حوصلہ

باقی صفحہ 6 پر

تبصرہ کتب

حضرت مصلح موعود کی تحریرات وتقاریر کا مجموعہ

انوار العلوم جلد نمبر 12

صفحات: 609

ناشر: فضل عمر فاؤنڈیشن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی صرف 25 سال کی عمر میں مسند خلافت پر فائز ہوئے۔ آپ کا عہد خلافت نصف صدی سے زائد صدی پر محیط رہا۔ اس عرصہ میں جہاں آپ نے جماعت کی ترقی وبہتری اور اتحاد واتفاق کے منصوبے بنائے وہاں تحریر وتقریر کے ذریعہ علم وعرفان سے دنیا کو بہرہ مند فرمایا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن نے آپ کی تحریرات اور تقاریر جو 1906ء سے 1965ء تک پھیلی ہوئی ہیں اور جن کی تعداد اڑھائی صد ہے، ان کو جمع کرکے ان کی طباعت و اشاعت کا پروگرام بنایا۔ ان تحریرات اور تقاریر کو بہت محنت سے حاصل کیا کیونکہ ان میں بعض نایاب ہوچکی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مجموعہ کا نام "انوار العلوم" منظور فرمایا۔ جو 20 جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ اس وقت تک اس مجموعے کی 12 جلدیں خدا تعالیٰ کے فضل سے شائع ہوچکی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب انوار العلوم کی جلد نمبر بارہ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی جنوری 1931ء سے دسمبر 1932ء تک کی تقاریر وتحریرات پر مشتمل ہے۔ اس میں دو جلسہ ہائے سالانہ 1931ء اور 1932ء کی تقاریر اور تحریک آزادی کشمیر کی جدوجہد سے متعلقہ کل 31 خطابات اور تحریرات شامل ہیں۔ جن میں سے بعض اہم درج ذیل ہیں۔ ندائے ایمان، اردو رسائل زبان کی کس طرح خدمت کرسکتے ہیں، تحفہ لارڈ اروِن، گورنمنٹ اور آریوں سے خطاب، تحریک آزادی کشمیر، لڑکیوں کی تعلیم وتربیت، مومنوں کے لئے قربانی کا وقت، دنیا میں ترقی کرنے کے گر، احمدی خواتین کی تعلیمی ترقی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ عظیم الشان اوصاف، اللہ تعالیٰ کے فضل کا شکریہ اور آئندہ کے لئے جماعت کو ہدایت، افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 1931ء فضائل القرآن، راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اور مسلمان، آنحضرتؐ کی سادہ زندگی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمدن کی بنیاد رکھی، مستورات سے خطاب اور بعض اہم ضروری امور وغیرہ۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک آزادی کشمیر کی جدوجہد میں جو اہم کردار ادا کیا وہ تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔ حضور نے کشمیر کی مظلوم انسانیت کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرمایا کہ کشمیر کے عوام کس قدر جبرو استبداد کا شکار ہیں۔ غربت وظلم کی چکی میں کس طرح پس رہے ہیں۔ اس وقت آپ نے مظلوم انسانیت کے لئے عملی جدوجہد کا آغاز فرمایا۔ آپ نے ممتاز وکلاء، دانشوروں، ماہر قانون دانوں، اطباء، ڈاکٹروں، سیاستدانوں اور سوشل ورکرز کو کشمیریوں کی مدد کے لئے پکارا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بعض اہم تحریرات اور تقاریر کا مختصر تعارف درج ذیل ہے۔

لارڈ اروِن 1926ء سے 1931ء تک بطور وائسرائے ہندوستان میں مقیم رہے۔ ان کی واپسی کے وقت حضرت مصلح موعود نے ان کی روانگی کے وقت "تحفہ لارڈ اروِن" رسالہ تحریر فرمایا تھا۔ اور ان کو سچے دین کی طرف بلایا 1928ء میں دنیا کی مالی حالت بہت خراب تھی ہندوستان پر بھی ان حالات کا بہت اثر تھا۔ ان حالات میں حضرت مصلح موعود نے ضروری سمجھا کہ جماعت کو ہوشیار کرکے مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے، 23 اگست 1931ء کو حضور نے معرکۃ الآراء تقریر "مومنوں کے لئے قربانی کا وقت" کے عنوان سے فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جب 1931ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے تو دیگر جماعتی تقاریب کے علاوہ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی طرف سے بھی حضور کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں غیر از جماعت معززین بھی شریک ہوئے اس موقع پر حضور نے عورتوں کی تعلیم کے بارے میں بصیرت افروز تقریر فرمائی۔

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک کے مطابق جماعت احمدیہ لاہور نے 8 نومبر 1931ء کو بریڈ لاء ہال میں ایک وسیع جلسہ منعقد کیا۔ جس میں لوگ بڑی کثرت سے شامل ہوئے۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی جو اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہی۔ اس میں آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچ عظیم الشان اوصاف بیان فرمائے۔ جلسہ سالانہ 1931ء کے پہلے اور تیسرے دن کے خطابات کے علاوہ دوسرے دن 27 دسمبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حسب معمول متفرق امور کے بارے میں تقریر فرمائی۔ آپ نے احباب جماعت کو دوران سال میں ہونے والے اہم واقعات اور کاموں کے بارے میں بتایا۔ 29 دسمبر 1931ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں ایک دعوت الی اللہ کانفرنس منعقد کی گئی جس میں جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے مختلف جماعتوں کے انصار اللہ خاص طور پر شامل ہوئے۔ اس اجتماع میں حضور نے دعوت الی اللہ کے بارے میں مختصر خطاب فرمایا۔ 1930ء میں وزیراعظم برطانیہ نے ہندوستان کے آئینی مستقبل پر غور وفکر کے لئے لندن میں ایک گول میز کانفرنس بلائی جس میں ہندوستان اور انگلستان کے عمائدین شامل ہوئے۔ ان حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے ایک مفصل اور مدلل مضمون تحریر فرمایا دعوت الی اللہ کی اہمیت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی جماعت کو اس کام کی طرف ہمیشہ توجہ دلاتے رہے۔ 1930ء میں حضور نے پھر یہ تحریک فرمائی کہ اس سال ہر احمدی ایک نیا احمدی بنائے۔ دعوت الی اللہ کے کام کو وسعت دینے کے لئے حضور نے اپنے قلم سے "ندائے ایمان" کے نام سے اشتہارات کا ایک نہایت مفید سلسلہ شروع فرمایا۔ 6 نومبر 1932ء کو روزنامہ الفضل قادیان نے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل خاتم النبیین نمبر شائع کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کے بارے میں ایک مدلل مضمون تحریر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی معرکۃ الآراء تحریرات اور تقاریر کو پڑھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایف شمس)

مرتبہ: حنیف احمد محمود صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

منصب رسالت کے بغیر مقام رسالت

حیدر فاروق مودودی اپنے والد ابوالاعلیٰ مودودی کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

مولانا لکھتے ہیں "دینی تحریک ہو یا دنیوی' ایک شخصیت کے بغیر اس کا کام نہیں چلتا۔ اللہ تعالیٰ نے خود اسلامی تحریک کے لئے انبیاء کی شخصیتیں سامنے لا کر رکھ دیں اور ان کا غیر معمولی وزن اپنی مشیت ہی سے نہیں' اپنے احکام سے بھی قائم کیا۔ انبیاء کے بعد جب اور جہاں بھی کوئی دینی تحریک اٹھی ہے ایک شخصیت کے بل پر اٹھی ہے اور بڑی بڑی شخصیتوں نے کسی دنیوی غرض کے لئے نہیں بلکہ خدا کے دین کی خاطر یہ ایثار کیا ہے کہ اپنا سارا وزن اس کے وزن میں شامل کر کے اس کا وزن بڑھایا اور گرد و پیش کی دنیا میں اس کا اثر قائم کیا ہے"

ہمارے عہد زوال کے جملہ داعیان تحریک اسلامی کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ منصب رسالت کے بغیر مقام رسالت پر کھڑے ہو کر اپنے پیروکاروں کی رہنمائی کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے آپ کو عقل کل سمجھتے ہیں' لیکن انہیں چونکہ نہ وحی کی براہ راست رہنمائی حاصل ہوتی ہے اور نہ وہ شریعت کے مطابق مشورے اور شوریٰ کی بالادستی کو اپنے لئے لازم سمجھتے ہیں' اس لئے ان کی تحریکیں اکثر و بیشتر ناکامی سے دوچار ہوتی ہیں اور عام مسلمانوں کے لئے مایوسی کا سامان پیدا کر کے ایک المناک انجام سے دوچار ہو جاتی ہیں۔ کیا انتخابی میدان میں جماعت اسلامی کی جدوجہد اسی انجام سے دوچار نہیں ہو چکی؟

(جنگ 23 فروری 2002ء)

امت مسلمہ۔ انیسویں اور بیسویں صدی

معروف مغربی سکالر فرانسس رونبسن لکھتا ہے۔

انیسویں صدی کے شروع میں مسلم دنیا کے وہ ایک ہزار سال ختم ہو گئے تھے' جن میں یہ طاقت کا سرچشمہ تھی کہ اس زمانے میں کل دنیا میں اسلامی نظام موجود تھا جس کی بنیاد وہ طویل تجارتی شاہراہیں تھیں جو ایشیا سے افریقہ تک اور سمندروں کو پار کرتی ہوئی بحیرہ احمر سے بحیرہ چین تک پھیلی ہوئی تھیں۔ انہیں شاہراہوں پر علماء اور صوفیا بھی سفر کرتے تھے' وہی کتابیں ہر جگہ مطالعہ کی جاتی تھیں اور علم کی ایک ہی زبان تھی' جو مراکش اور سپین سے وسطی اور جنوب مشرقی ایشیا تک پڑھی اور بولی جاتی تھی۔ ان ہزاروں سالوں میں مسلم دنیا تہذیب کی رہبر تھی۔

1800ء میں مسلم دنیا کا زوال اس وقت شروع ہوا جب سلطنت عثمانیہ کو اپنے بعض علاقے روسیوں اور آسٹریا' ہنگری کی مملکت کے حوالے کرنے پڑے' دو کلیدی سال تھے' ایک 1798ء جس میں نپولین نے مصر پر حملہ کیا اور دوسرا 1799ء جس میں میسور کی سلطنت نے انگریز ولزلی سے شکست کھائی۔ دو اہم ناکامیاں ابتدا تھی ایک ایسی صدی کی جس میں مسلمانوں کو پے در پے یورپ کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔

1900ء تک حالات اور بھی بگڑ گئے تھے یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ مسلمانوں کی آخری قابل ذکر طاقت' سلطنت عثمانیہ کا بچا کھچا ڈھانچہ یورپ کی توسیعی یلغار کے سامنے کھڑا نہ رہ سکے گا۔ 20 سال کے عرصے میں یہ حکومت اناطولیہ میں اپنی بقا کی جنگ میں مصروف تھی۔ ایران پر برطانوی اثر و رسوخ کا غلبہ تھا۔ شمالی یمن' عرب اور افغانستان کو چھوڑ کر تقریباً تمام مسلم دنیا کسی نہ کسی شکل میں یورپ کی محکوم تھی' مسلم دنیا کے خواص و اشراف اسلامی علوم کی جگہ یورپی علوم کو ترقی کا زینہ سمجھنے لگے تھے' یورپ کا طرز زندگی اور یورپ کی سوچ مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں سرایت کر رہی تھی۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اگست تا نومبر 2001ء ص 159)

بلند پرواز فکر

سید ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں۔

ہمارا حال یہ ہے کہ ہم مغرب سے آنکھیں ملانے کا تصور تک نہیں کر سکتے' اور اگر کبھی ہم اپنی "دانش مندی و دوراندیشی" اور علم و مطالعہ و تجربہ سے نظریں بچا کر اس کی مخالفت کا تصور دل میں لاتے بھی ہیں تو ہم اپنے امکانات و وسائل' اپنی مادی قوت و طاقت' عسکری صلاحیت اور جنگی انتظامات کا جائزہ لینے لگتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ جدید ایجادات اور ایٹمی آلات حرب میں ہمارا کیا حصہ ہے؟ ہم سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم دنیا میں ضعف و پستی اور ذلت و خواری ہی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں' ہماری اپنی کوئی زندگی نہیں' ہم مغربی قوموں کے حاشیہ بردار اور دست نگر بن کر زندگی گزار سکتے ہیں' زندگی کی اس دوڑ میں خود ہمارا کوئی حصہ نہیں' ہم دنیا کے اس اسٹیج پر کوئی اہم پارٹ ادا نہیں کر سکتے' ہماری قسمت میں ہی مقدر ہے کہ ہم مغرب کے دو "حریف خاندانوں" میں سے کسی ایک کے ساتھ اپنی قسمت وابستہ کر دیں اور اس کے رحم و کرم پر زندگی گزاریں۔ یہی انداز فکر ہے جو آج تمام عالم اسلام پر چھایا ہوا ہے' تمام مسلم اقوام و مسلم ممالک اس کے شکار ہیں' کیا عرب' کیا عجم ہر جگہ یہی ذہن کام کر رہا ہے' ممالک عربیہ سے لے کر پاکستان' انڈونیشیا و ترکی تک کے مسلمان اسی طرز پر سوچنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ ہندوستان' چین' شام و برما (جہاں مسلمان اگرچہ اقلیت میں ہیں لیکن کثیر تعداد میں ہیں) اس سے آگے ایک حرف نہیں سوچتے' اسی انداز فکر کو اس وقت تمام اسلامی دنیا میں صحیح' دانشمندانہ اور علمی انداز فکر سمجھا جاتا ہے' اور یہ بلند سے بلند پرواز فکر ہے۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اگست تا نومبر 2001ء ص 17)

فتووں کا فراخدلانہ اجراء

صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی لکھتے ہیں۔

فتوے اور ہر بات پر فتوے کا اجراء بہرحال خوشگوار تاثر نہیں چھوڑتے۔ ہم یہ جسارت تو نہیں کریں گے کہ علماء کے ایک دوسرے کے بارے میں فتووں کا ریکارڈ پیش کر دیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ شاید ہی کسی مکتب فکر کا کوئی عالم بچا ہو جو کسی نہ کسی فتویٰ کی زد میں نہ آیا ہو۔ بریلوی حضرات کے خلاف دیوبندیوں کے فتوے' دیوبندیوں کے خلاف بریلویوں کے فتوے' مقلدین کے غیر مقلدین کے خلاف فتوے اور اہل حدیثوں کے اہل تقلید کے خلاف فتوے یہ سب کچھ کتابوں میں موجود ہے۔ اس رویے سے ایک خاص فضا بنی ہے جس نے ماحول کو زہر آلود اور نفرت انگیز بنا دیا ہے۔ فتووں کا یہ فراخدلانہ اجراء دراصل مزاج کی تندی طبیعت کی انتہا پسندی اور شخصیت کی شدت کو ظاہر کرتا ہے۔ جبکہ عوامی و اجتماعی امور میں تندی نہیں نرمی' انتہا پسندی نہیں معتدل مزاجی اور شدت نہیں مفاہمت کی ضرورت ہوتی ہے۔ علماء کے اس طرز عمل نے ان کے اور عوام کے درمیان پہلے سے موجود اجنبیت کی دیوار کو اور اونچا کر دیا ہے اس لئے کہ قائدانہ منصب پر فائز لوگوں کے صرف حسن کردار پر ہی نہیں طرز گفتار پر بھی عوام کی نظر رہتی ہے۔ ویسے بھی یہ عمومی عادت ہے کہ خوبیوں کو اجالنے کا رواج کم اور خامیوں کو اچھالنے کا زیادہ ہے۔ فتویٰ بازی بہرحال ایک خامی ہے اور لوگوں نے اس خامی کو علماء کے خلاف حربے کے طور پر استعمال کیا ہے اور یہ موقعہ گستاخی معاف خود علماء کرام نے فراہم کیا ہے۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اگست تا نومبر 2001ء ص 149)

سوچنا چاہئے

صاحبزادہ خورشید گیلانی مدیر اعلیٰ ماہنامہ التسخیر لاہور لکھتے ہیں۔

ہر عالم دین کو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یہ سوچنا چاہئے کہ اس وقت نور و بشر کا مسئلہ اٹھانے کی کتنی ضرورت ہے؟ اور اس موضوع پر داد سخن دینے زور تحریر دکھانے اور مناظروں کا میدان سجانے کی کس قدر افادیت ہے؟ جبکہ صورت احوال یہ ہے کہ لوگ خود ذات رسول سے رہنمائی لینے کی بجائے مختلف نظاموں فکر کے خود ساختہ سرچشموں اور نفس کے وسوسوں سے رہنمائی حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس وقت رفع الیدین اور آمین بالجہر ثابت کرنے کے لئے لٹریچر کی بھرمار آخر کون سی بنیادی ضرورت پوری کر رہی ہے۔ جبکہ مسجدیں نمازیوں سے خالی اور صفیں ہٹتی جا رہی ہیں ایک بار مسجدیں نمازیوں سے بھر لینے دیں۔ بعد میں دل کی بھڑاس نکال لیجئے۔

اسی طرح علم اور تعزیہ کو ضروریات دین میں شامل کرنے اور اس کی دن رات تبلیغ کرنے اور اس کے لئے ہمہ وقت سربکف رہنے سے امت کا کیا بھلا ہو رہا ہے؟ جبکہ آج دنیا میں خود مذہب کا حکم سرنگوں اور اہل مذہب کا بھرم زبوں ہو رہا ہے۔ یہی حال دیگر فقہی جزئیات میں بے پناہ دلچسپی اور شغف کا ہے جبکہ جین اور جوگر کلچر عروج پر ہے اور علماء کرام ابھی تک شلوار کے پائنچے اور تہبند کے کنارے ناپنے پر تلے ہوئے ہیں' ہالی وڈ کی تہذیب اپنی انتہاء پر ہے۔ اور علماء کرام چہرے اور ہاتھ کے پردے کے جواز اور عدم جواز پر سینکڑوں صفحات سیاہ کر رہے ہیں تہذیب مغرب میں خدا اور رسول کا نام لینا جرم ہو رہا ہے۔ اور علماء کرام عمامے اور دستار کے پیچ و خم درست کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ یورپ اپنے ثقافتی طائفے لے کر اسلامی تہذیب پر ٹوٹا پڑ رہا ہے اور یہاں علماء متعہ اور حلالہ کی بحث سے فارغ نہیں ہو رہے۔ کوے کی حلت و حرمت اور گھوڑے کی قربانی پر "بیش قیمت اور تحقیقی لٹریچر" مرتب فرما رہے ہیں یہ ٹھیک وہی بحثیں ہیں اور فروعات میں انہماک کا وہی عالم ہے جو کبھی سپین میں عیسائی حلقوں میں مباحث اور گرمئی گفتار کا تھا۔ وہاں بھی یہی ہو رہا تھا کہ بتایئے سوئی کی نوک پر کتنے ہزار فرشتے بیٹھ سکتے ہیں؟ اور حضرت عیسیٰؑ پر آسمان سے جو روٹی اترتی تھی وہ خمیری تھی یا فطیری؟ سقوط بغداد کے وقت بھی اسی نوع کے موضوعات زیر بحث تھے ظاہر ہے موضوعات یہ ہوں گے تو حادثات بھی اسی طرح کے رونما ہوں گے جس طرح تاریخ میں ہو چکے ہیں' درخت کی جڑ پر تیشہ رکھا ہوا نظر آ رہا ہو تو پتوں کی تراش خراش ثانوی چیز ہو جاتی ہے' باغبان برق و شرر سے ملے ہوئے دکھائی دے رہے ہوں تو آشیانے کی فکر کرنا دانائی نہیں پورے گلستان کے بچاؤ کی تدبیر ڈھونڈنا عین حکمت اور تقاضائے اخلاص ہے' جہاں زندہ لوگ بات سننے پر آمادہ نہ ہوں وہاں سماع موتیٰ کی بحث کا کیا حاصل؟ اور جہاں دل ٹوٹے ہوئے ہوں وہاں تختے جوڑنے پر زور دینے کا کیا مطلب؟

رجال دین اور عوام کے درمیان اس وقت جو خلیج نظر آتی ہے اس کو زیادہ وسیع اور گہرا کرنے میں علماء کرام کے ذوق فتویٰ طرازی کو خاصا دخل حاصل ہے حالانکہ علماء سے بڑھ کر اس سے زیادہ کون واقف ہو سکتا ہے کہ اسلام کا مزاج فتویٰ نہیں بلکہ تقویٰ ہے' فروغ اسلام اور اشاعت دین میں کسی دور میں بھی کسی مفتی کے فتویٰ نے بنیادی کردار ادا نہیں کیا بلکہ علماء صلحاء اور صوفیاء کے تقویٰ نے یہ خدمت سرانجام دی ہے' مگر حیرت یہ ہے کہ اس حقیقت کو جاننے اور اسے اپنے خطبات کا موضوع بنانے کے باوجود علماء اپنے "ذوق فتویٰ" پر قابو نہیں پا سکے۔ ہمارے نزدیک ....فتویٰ

ایک ماہرانہ قانونی اور فقہی رائے کا نام ہے جس طرح کوئی عدالت زیر سماعت مقدمے اور تصفیہ طلب امور میں اٹارنی جنرل ایڈووکیٹ جنرل یا کسی ماہر قانون یعنی وکیل سے رائے طلب کرتی ہے اسی طرح اسلامی ریاست میں علماء سے کسی مسئلہ کے بارے میں رائے طلب کی جاتی تھی اور اسی کا نام فتویٰ ہے اور آج بھی فقہی وشرعی امور میں عدالتیں ماہرین فقہ اور علماء سے آراء (یعنی فتویٰ) لیتی ہیں اور عدالتیں ان آراء اور فتووں کا بے حد احترام کرتی اور انہیں وزن دیتی ہیں جبکہ فتویٰ فیصلہ نہیں ہوتا جو فی الفور نافذ العمل ہوجائے۔ اور نہ مجاز اور آئینی وقانونی طور پر برسرعمل عدالت سے ہٹ کراسے کوئی نافذ کرسکتا ہے لیکن ہمارے ہاں فتووں کا زیادہ تر زور فقہی واجتماعی امور پر نہیں بلکہ مسلکی مخالفین اور بہت ہی چھوٹے مسائل پر رہا ہے بات بات پر دائرہ اسلام سے خارج کردینے کا فتویٰ مذہبی دنیا میں ایک عمومی فیشن بن چکا ہے اور ذرا سے اختلاف پر فتویٰ تیار رہتا ہے کہ فلاں کا نکاح باطل ہوگیا' فلاں کی نماز جنازہ جائز نہیں' فلاں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی' فلاں واجب القتل ہے اور فلاں کافر اور مرتد ہے وغیرہ۔ فتووں کی اس بھرمار نے فتوے کا وقار اور بھرم مجروح کیا ہے اس طرز عمل سے لوگوں کے اندر ایک خاص تاثر بلکہ کسی حد تک ردعمل ابھرا ہے۔

(ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک اگست تا نومبر 2001ء ص 148'147)

بقیہ صفحہ 4

اور صبر وبرداشت بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔ اس کا اظہار خاص طور پر آپ کی آخری بیماری میں ہوا۔ جو تقریباً ایک سال جاری رہی۔ اگرچہ اس میں ایسا وقت بہت کم آیا جو چند ہفتوں سے زیادہ نہ تھا کہ جب آپ بالکل صاحب فراش ہوگئے تاہم آپ کو بڑی آنت کا کینسر تھا اور اس کے ساتھ کمر درد بھی شدید قسم کی شروع ہوگئی تھی۔

آپ دفتری فرائض کی سرانجام دہی ساتھ ساتھ کرتے رہے اور دفتر بھی روزانہ کچھ وقت کے لئے ضرور جاتے رہے۔ جماعت کی طرف سے آپ کے علاج کے لئے ہر سہولت بہم پہنچائی گئی اور قیمتی سے قیمتی دوائی کا انتظام کیا گیا۔ ربوہ اور ربوہ سے باہر راولپنڈی اور لاہور میں بھی علاج کروایا گیا۔ لیکن ان تمام حالات میں آپ نے کبھی ناامیدی کا اظہار نہ کیا۔ جو بھی آپ سے آخری دنوں میں ہسپتال ملنے جاتا تو اس سے خندہ دلی سے ملتے۔ بعض دفعہ مزاح بھی فرماتے اور کسی قسم کی مایوسی کا اظہار نہ کرتے۔ ہاں ہر دوست سے دعا کے لئے ضرور کہتے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو فیکسز کے ذریعہ دعا کی عاجزانہ درخواست بھی ساتھ ساتھ کرتے رہتے۔

ایسے والد اور گھر کے سربراہ کی ابدی جدائی یقیناً اہل خانہ کے لئے بہت بڑی آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ خود ہی انہیں اس آزمائش پر پورا اترنے کی توفیق دے اور صبر عطا فرمائے۔ آمین یارب العلمین

تبصرہ کتب

احمدی جنتری 2002ء

نام کتاب : احمدی جنتری 2002ء
مرتب : فخر الحق شمس صاحب
تعداد صفحات : 72
قیمت : 20 روپے

احباب جماعت جب جلسہ سالانہ قادیان اور پھر ربوہ پر مرکز سلسلہ آیا کرتے تو دیگر تحائف مرکز کے ساتھ ساتھ اپنے ہمراہ احمدی جنتری بھی لے جایا کرتے تھے۔ محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب جو جماعت میں کتب کی اشاعت کے حوالہ سے معروف ہیں انہوں نے 1918ء میں احمدی جنتری کا آغاز کیا اور بغیر وقفہ کے یہ سلسلہ جاری ہے اور اب خدا کے فضل سے اس علمی سالانہ مجلّہ کو 85 سال ہوگئے ہیں۔

گزشتہ چار شماروں سے احمدی جنتری کی تدوین وترتیب واشاعت مکرم فخر الحق شمس صاحب مربی سلسلہ کررہے ہیں۔ انہوں نے جب سے یہ کام سنبھالا ہے جنتری میں علمی ادبی مذہبی اخلاقی ومعلوماتی مواد میں نئے نئے رنگ بھرے ہیں۔ جنتری کی طباعت اور سیٹ ڈیزائننگ میں جدت اور عمدگی پیدا کی ہے۔

احمدی جنتری 2002ء کا رنگین سرورق ہے جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی دو تصاویر دی گئی ہیں اور پس منظر میں ہزاروں احمدیوں کے اجتماع پر حضور انور کو خطاب کرتے دکھایا گیا ہے۔ جنتری میں سال 2002ء کے عیسوی، ہجری، ہجری شمسی اور بکری کیلنڈر کے ساتھ ساتھ سال بھر کے ربوہ میں طلوع وغروب کے اوقات بھی دیئے گئے ہیں۔ مفید دینی اور معلوماتی مضامین کے ساتھ ساتھ مختلف عناوین کے تحت مختصر مگر جامع تحریرات شامل اشاعت ہیں۔ اس جنتری میں اہم مضامین میں ہستی باری تعالیٰ پر ایک سائنسدان کے سات دلائل، جماعت احمدیہ کا شاندار مستقبل حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی تحریرات کی روشنی میں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنے والے موعود کے بارہ میں عظیم الشان پیشگوئی اور اس کا ظہور، خلافت کا دامن اور اس کی برکات، جلیل القدر خلفاء کے نہایت اثر انگیز ارشادات از مولانا دوست محمد شاہد صاحب، سیدنا حضرت مسیح موعود کے چند جلیل القدر رفقاء کا مختصر تعارف جن میں حضرت میر ناصر نواب صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب، حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی شامل ہیں۔ سیرۃ النبی پر ایک تقریر شامل اشاعت ہے۔

تحریک وقف جدید کے تعارف اور اس کے پس منظر کے حوالہ سے ایک مضمون جنتری کی زینت بنایا گیا ہے۔ شہد اور شہد کی مکھی کے عجائبات کے بارہ میں مفید معلومات درج کی گئی ہیں۔ علامہ اقبال کے ابتدائی دور کے فیصلے اور آخری عمر میں انحراف کے عنوان سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ افغانستان کے کھنڈرات جو 11 ستمبر کے واقعہ سے پہلے ہی بن چکے تھے ایک سروے درج کیا گیا ہے۔ محترم یعقوب امجد صاحب کا مضمون حروف ابجد کا آغاز اور ان کے اعداد وشمار کا کرشمے کے عنوان سے مفید معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ ان مضامین کے علاوہ بہت سے مفید اقتباسات اور بابرکت تحریریں، منتخب منظوم کلام، گزشتہ سال کی جنتری پر آراء اور معلوماتی چارٹس اور گوشوارے شامل کر کے جنتری کو دلچسپ اور قارئین کے لئے معلوماتی بنایا گیا ہے۔ احمدی جنتری کے قدیم اور نئے قارئین یقیناً جنتری کے 85 ویں شمارہ سے اپنی معلومات میں اضافہ کریں گے۔

(ایم۔ ایم طاہر)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 2/اپریل 2002ء

12-40a.m	عربی سروس
1-45 a.m	مجلس سوال وجواب
2-45 a.m	روحانی خزائن
3-30 a.m	فرانسیسی ملاقات
4-30 a.m	سفر ہم نے کیا
5-05 a.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	تبرکات
7-30 a.m	طب کی باتیں
8-15 a.m	اراؤنڈ دی گلوب
9-15 a.m	لجنہ میگزین
10-00 a.m	بنگالی ملاقات
11-15 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کبڈی)
1-15 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
1-45 p.m	درس القرآن
3-15 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	طب کی باتیں
5-05 p.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
6-00 p.m	مجلس سوال وجواب
7-05 p.m	بنگالی پروگرام
8-10 p.m	جرمن ملاقات
9-15 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	فرانسیسی سروس
10-30 p.m	جرمن سروس
11-35 p.m	لقاء مع العرب

بدھ 3/اپریل 2002ء

12-40 a.m	عربی سروس
1-30 a.m	تبرکات
2-30 a.m	اراؤنڈ دی گلوب
3-30 a.m	خطبہ جمعہ (10-5-96ء)
4-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 a.m	تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-30 a.m	مجلس عرفان
7-15 a.m	روشنی کا سفر
7-30 a.m	ہماری کائنات
8-15 a.m	اردو کلاس
9-30 a.m	سفر ہم نے کیا
10-00 a.m	اطفال کی کلاس
11-15 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	سواحیلی سروس
1-45 p.m	مجلس عرفان
2-45 p.m	دینی آداب
3-20 p.m	انڈونیشین سروس
4-30 p.m	سفر ہم نے کیا
5-05 p.m	تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں
7-00 p.m	بنگالی پروگرام
8-10 p.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
9-10 p.m	چلڈرنز کارنر
9-30 p.m	فرانسیسی پروگرام
10-35 p.m	جرمن سروس
11-45 p.m	لقاء مع العرب

جمعرات 4/اپریل 2002ء

12-45 a.m	عربی سروس
1-45 a.m	مجلس عرفان
2-30 a.m	روشنی کا سفر
2-45 a.m	ہماری کائنات
3-20 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
4-30 a.m	سفر ہم نے کیا
5-05 a.m	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-25 a.m	مجلس سوال وجواب (جرمن)

7-35 a.m ایم ٹی اے لائف سٹائل	12-30 p.m سندھی سروس	5-05 p.m تلاوت۔درس ملفوظات۔خبریں	9-30 p.m فرانسیسی سروس
8-15 a.m ایم ٹی اے کینیڈا	1-30 p.m مجلس سوال و جواب	5-50 p.m مجلس سوال و جواب	10-35 p.m جرمن سروس
9-25 a.m کمپیوٹر سب کے لئے	2-40 p.m دینی آداب	7-00 p.m بنگالی پروگرام	11-40 p.m لقاء مع العرب
10-00 a.m ترجمۃ القرآن کلاس	3-15 p.m انڈونیشین سروس	8-00 p.m ترجمۃ القرآن کلاس	
11-15 a.m لقاء مع العرب	4-15 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے	9-05 p.m چلڈرنز کارنر	

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

محترمہ امتہ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام خان صاحب مرحوم آف سرگودھا مورخہ 29 مارچ 2002ء کو سرگودھا میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کا جسد خاکی اسی روز ربوہ لایا گیا۔ ساڑھے آٹھ بجے شب دارالضیافت ربوہ کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ حضرت ڈاکٹر اعظم علی صاحب آف گجرات رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور محترم وقار احمد خان صاحب صدر قضا بورڈ کی والدہ تھیں مرحومہ کی ایک بیٹی محترمہ امتہ المتین صاحبہ ہیں۔ مرحومہ نیک اور دعا گو خاتون تھیں احباب سے موصوفہ کی مغفرت اور بلندی درجات نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرم شیخ ریاض محمود صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت احمدیہ لاہور کی آنکھ کا آپریشن مقامی ہسپتال میں ہے۔ احباب جماعت سے آپریشن کی کامیابی اور شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم تنویر احمد صاحب شعبہ کمپیوٹر روزنامہ الفضل کی والدہ محترمہ کلثوم اختر صاحبہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اہلیہ صاحبہ مکرم منور علی شاہد صاحب نائب قائد ضلع لاہور بوجہ شدید علالت شیخ زید ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں پیٹ میں انفیکشن ہونے کی وجہ سے تکلیف زیادہ ہے احباب جماعت سے موصوفہ کی جلد کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

واقفین نو بچے/بچیاں

والدین واقفین نو اور سیکرٹریان وقف نو متوجہ ہوں

مورخہ 2 اپریل 2002ء سے واقفین نو بچوں/بچیوں کو عربی زبان سکھانے کے لئے کلاس کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق اردو اور عربی زبانیں سیکھنا ہر واقف نو بچے/بچی کے لئے لازمی ہیں۔ والدین واقفین نو اور سیکرٹریان کی خدمت میں خصوصی درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو اس کلاس میں شامل کروائیں کلاس میں شرکت کے خواہشمند بچے/بچیاں اور دیگر خواتین و احباب 2۔ اپریل کو 5-00 بجے بعد نماز عصر بیت الاظہار وکالت وقف نو میں تشریف لے آئیں۔

(وکالت وقف نو)

نکاح و تقریب شادی

مکرم رجبہ عدنان احمد صاحب آف ملیر کراچی کا نکاح ہمراہ مکرمہ عائشہ داؤد صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد صاحب دارالرحمت شرقی ب ربوہ مورخہ 15 فروری 2002ء بروز جمعہ بعد از نماز مغرب بیت مبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے بحق مہر 50 ہزار روپے پڑھا۔ مورخہ 16 فروری 2002ء بارات مکرم جمیل الرحمن رفیق صاحب نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ کی سربراہی میں دفتر انصاراللہ پاکستان سے روانہ ہوئی اور دعا کے بعد شام 4 بجے رخصتی ہوئی۔ مورخہ 21 فروری 2002ء ذکیہ پیلس ملیر کراچی میں تقریب ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جہاں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مظہر اقبال صاحب مربی سلسلہ ضلع کراچی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد اطلاع دیتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم فہیم احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ نشاط کالونی لاہور کی بچی سدرۃ المنتہیٰ جو کہ واقفہ نو بھی ہے امسال ہر پپ کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے اور 14 اگست کی مناسبت سے انگلش تقریر میں دوئم قرار پائی اس طرح اس کا چھوٹا بھائی مکرم مدثر احمد مباہل کلاس نرسری میں A گریڈ لے کر پرپ میں ہوا ہے اور وہ بھی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان دونوں بچوں کو دین کے خادم بنائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے نیز مزید کامیابیوں سے نوازتا رہے۔

درخواست دعا

مکرم طارق احمد صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 25 مارچ کو فضل عمر ہسپتال میں بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ کو یرقان کی تکلیف ہے کمزوری بہت ہے۔ احباب سے بچے کے کامل طور پر صحت مند ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

ولادت

مکرم عمران راشد صاحب آف دارالعلوم وسطی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 14 مارچ 2002ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام عیشہ الراضیہ تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی مکرم عبدالحفیظ خان صاحب سیکرٹری مال دارالعلوم وسطی کی پوتی اور مکرم فاروق احمد صاحب ابن ماسٹر عنایت اللہ صاحب (مرحوم) آف وزیر آباد کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک و خادم دین باعمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

نکاح

مکرم نوید احمد طاہر صاحب ابن مکرم امیر احمد صاحب 36/1 باب الابواب ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرم مبشر ادریس صاحب ساکن دارالنصر غربی ربوہ 25 فروری 2002ء کو بعد از نماز عصر مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا دعا کریں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم خالد مسعود صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب)

مکرم خالد مسعود صاحب اور مکرم ظفر داؤد صاحب پسران مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب ساکنان دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ درج ذیل تین عدد قطعات ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں:۔

(1) قطعہ نمبر 15/6 دارالرحمت رقبہ 10 مرلہ

(2) قطعات نمبر 29/16-17 دارالعلوم شرقی برقبہ ایک کنال فی قطعہ 10 مرلہ

درخواست کے مطابق یہ قطعات ہم دونوں بھائیوں کے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ ہماری والدہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ہم تینوں کے علاوہ ان کا کوئی اور وارث نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

کوئز پروگرام برموقع یوم مسیح موعود

نظامت تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام ربوہ بھر کے خدام کے مابین کوئز پروگرام منعقد کیا گیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ زندگی کے مختلف ادوار پر مشتمل سوالات کئے گئے۔ مورخہ 26 مارچ 2002ء کو اس کوئز کا فائنل راؤنڈ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کی بالائی منزل پر سات ٹیموں کے درمیان ہوا۔ محترم نصیر احمد انجم صاحب اور محترم محمد محمود طاہر صاحب نے ٹیموں سے سوالات پوچھے۔ ابتدائی راؤنڈ پرچہ کی صورت میں ہوا جس میں 22 حلقہ جات کی 25 ٹیموں نے حصہ لیا تھا۔ دلچسپ مقابلے کے بعد احمد رؤف خالد صاحب اور عمران خالد صاحب پر مشتمل دارالنصر شرقی کی ٹیم نے یہ کوئز جیت لیا۔ آخر پر محترم نصیر احمد انجم صاحب نے انعامات تقسیم کئے اور خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

بقیہ صفحہ 2

بعدہ مکرم مبارک احمد عابد صاحب نے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے منظوم کلام پیش کیا۔ جس کے بعد محترم مولانا جمیل الرحمن صاحب رفیق نے سیرت حضرت مسیح موعود کے عنوان پر اظہار خیال فرمایا۔ بعدہ حضرت مسیح موعود کی شان میں نہایت خوش الحانی سے ایک ترانہ پیش کیا گیا۔

پھر محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو نہایت احسن اور دلکش انداز میں بیان فرمایا۔

محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف نے یوم مسیح موعود کی مناسبت سے اشعار پیش فرمائے۔

آخر پر صدر مجلس محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود کی طرف توجہ دلائی۔ دعا پر سیمینار کا اختتام ہوا اور جملہ حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

میٹرک کے طلباء متوجہ ہوں

میٹرک اور مڈل کے امتحان سے فارغ ہونے والے طلباء کے لئے کمپیوٹر اور انگلش لینگویج کے بین الاقوامی معیار کے مطابق شارٹ کورسز کا یکم اپریل سے بفضلہ تعالیٰ آغاز

میٹرک کے واقفین نو کے لئے خصوصی رعایت

کورسز کے ساتھ انٹرنیٹ اور ای میل کرنا مفت سیکھیں

ماڈرن اکیڈمی آف کمپیوٹر اینڈ لینگویج سٹڈیز

کالج روڈ ربوہ۔ فون 212088

خبریں

ربوہ میں طلوع و غروب

☆ سوموار یکم-اپریل- غروب آفتاب: 6-30
☆ منگل 2-اپریل • طلوع فجر: 4-31
☆ منگل 2-اپریل طلوع آفتاب: 5-54

آئین میں ریفرنڈم کی گنجائش موجود ہے

وفاقی وزیر قانون نے کہا ہے کہ آئین میں ریفرنڈم کے لئے گنجائش موجود ہے- قومی اہمیت کے کسی اہم ایشو پر ریفرنڈم ہو سکتا ہے- موجودہ حالات میں ریفرنڈم بھی ایک آپشن ہے کہ صدر کیسے چنا جائے اس وقت جبکہ آئین معطل ہے- اور اسمبلیاں موجود نہیں ہیں تو پھر صدر چننے کا راستہ ریفرنڈم ہی رہ جاتا ہے وہ لاہور کے مقامی اخبار کی طرف سے منعقدہ سمیپار سے خطاب کر رہے تھے

حقیقی جمہوریت قائم کرنے کیلئے سیاسی جماعتیں تعاون کریں صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان میں ایسے نظام کی ضرورت ہے جس میں ملکی مفادات کو ذاتی مفادات کی بھینٹ نہ چڑھایا جاسکے- وہ اسلام آباد میں پاکستان مسلم لیگ (ج) کے رہنما حامد ناصر چٹھہ کی قیادت میں ملاقات کرنے والے ایک وفد سے بات چیت کر رہے تھے ملاقات میں حامد ناصر چٹھہ نے صدر سے ریفرنڈم' اکتوبر 2002ء میں ہونے والے انتخابات کے سلسلے میں تبادلہ خیال کیا اور اس سلسلے میں انہیں اپنی تجاویز پیش کیں- صدر نے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں حقیقی جمہوریت کے قیام کے لئے سیاسی جماعتیں تعاون کریں- ملاقات میں حامد ناصر چٹھہ نے حکومت کی جانب سے جمہوریت کی بحالی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تعریف کی-

پاکستان کو اس مقام پر لے آئے ہیں جہاں سے تیزی کے ساتھ آگے جاسکتے ہیں وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت پاکستان کو اب اس مقام پر لے آئی ہے جہاں سے ہم تیزی کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں سماجی و اقتصادی اقدامات کے بعد اب سیاسی اقدامات کرنے کا بھی دور آ گیا ہے اور اکتوبر میں سیاسی سطح پر انتقال اقتدار ہوگا- لاہور کے مقامی ہوٹل میں ایڈیٹروں' کالم نگاروں اور سینئر صحافیوں کے اعزاز میں عصرانے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریفرنڈم کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا- یہ صرف ابھی آپشن ہے- نئی حلقہ بندیوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس سے کچھ لوگوں کو تکلیف ہوئی ہے- عام لوگ خوش ہیں- احتساب کے بارے میں انہوں نے کہا کہ احتساب صرف سیاستدانوں کا نہیں ہو رہا بیورو کریٹس اور ملٹری والوں کا بھی ہو رہا ہے-

لاہور میں مستقل ایکسپو سنٹر بنے گا وفاقی حکومت اور پنجاب حکومت کے درمیان جوہر ٹاؤن میں 400 ایکڑ سے زائد رقبہ پر ملکی مصنوعات کی نمائش کے مستقل مرکز ایکسپو سنٹر کے قیام پر اتفاق ہو گیا ہے- جس کی روشنی میں گورنر ہاؤس میں دستاویز پر ایک خصوصی تقریب میں دستخط ہو رہے ہیں- اس ایکسپو سنٹر کے قیام کے لئے پنجاب حکومت نے 400 ایکڑ جگہ کی فراہمی کا فیصلہ کیا ہے جبکہ وفاقی حکومت اس کی قیمت کے برابر اس کی تعمیر و تزئین کے اخراجات برداشت کرے گی- اس منصوبے کے قیام کے سلسلہ میں وزارت تجارت ادارہ فروغ برآمدات اور پنجاب کا محکمہ خزانہ' صنعت' ایل ڈی اے اور ضلعی حکومت کے حکام مشترکہ کوششیں کریں گے تاکہ منصوبہ اگلے چند برس تک عملی شکل اختیار کر سکے-

پرل قتل کیس کی سماعت 5 اپریل سے ہوگی

امریکی صحافی پرل کے مقدمہ قتل کا حتمی چالان عدالت میں پیش کر دیا گیا- انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں کے انتظامی جج سندھ ہائیکورٹ کے جناب جسٹس شبیر احمد نے حتمی چالان قبول کرنے کے بعد مقدمہ انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کے جج ارشد نور خان کو منتقل کر دیا- مقدمے کی باقاعدہ کارروائی 5- اپریل کو شروع ہوگی-

ٹی وی کے ممتاز اداکار لطیف کباڑیا انتقال کر گئے پاکستان ٹی وی کے ممتاز اور سینئر فنکار کباڑیا انتقال کر گئے- ان کی عمر 67 سال تھی- انہوں نے اپنی فنی زندگی کا آغاز سٹیج سے کیا- انہوں نے ٹی وی پر 200 سے زائد ڈراموں میں اداکاری کی پرائڈ آف پرفارمنس کے حقدار ٹھہرے-

بجلی کی قیمت میں اضافہ واپس صدر مملکت جنرل مشرف نے زندگی بچانے والی ادویات پر 15 فیصد جنرل سیلز ٹیکس فوری طور پر ختم کر دیا گیا ہے- جبکہ نیپرا کی جانب سے بجلی کی قیمتوں میں کیا جانے والا حالیہ اضافہ بھی فوری طور پر واپس لے لیا ہے- یہ فیصلہ انہوں نے وفاقی کابینہ کے اجلاس میں کیا-

کریک ڈاؤن کا حکم صدر جنرل مشرف نے ملک میں صدارتی ریفرنڈم سے قبل عوام کا حکومت پر زیادہ اعتماد بحال کرنے سمیت اور ریفرنڈم کی کامیابی کے لئے اپریل میں سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور بیورو کریٹس کے خلاف کریک ڈاؤن کے لئے قومی احتساب بیورو کو گرین سگنل دے دیا ہے-

گجرات میں فسادات میں شدت بھارتی صوبہ گجرات میں مسلم کش فسادات نے شدت اختیار کر لی ہے اور مسلمانوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کرفیو کے باوجود آتشزنی اور چھرا گھونپنے کی وارداتیں ہوئیں- مشتعل ہندوؤں کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو فائرنگ کرنا پڑی آنسو گیس بھی استعمال کی گئی- بلوائیوں کے خلاف گرینڈ آپریشن کیا گیا- بھارتی صدر نے ان فسادات پر اظہار افسوس کیا ہے- ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ لگتا ہے فسادات طے شدہ منصوبے کا حصہ ہیں- پولیس حملہ آوروں کے ساتھ ملی ہوئی ہے- تحقیقات کروائی جائے-

99 مساجد میں تباہ صوبہ گجرات کے فسادات میں ہندوؤں نے کم از کم 99 مساجد تباہ کر دی ہیں- دس مساجد میں مورتیاں رکھ کر انہیں مندروں کی شکل دے دی گئی ہے-

بھارت اور چین میں پروازیں بحال بھارت کے وزیر خارجہ جسونت سنگھ نے بیجنگ میں چین کے وزیر خارجہ سے ملاقات کی- دونوں وزراء خارجہ نے بات چیت کے دوران بھارت اور چین کے درمیان براہ راست پروازیں بحال کرنے پر اتفاق کیا ہے- آج سے 40 سال قبل یہ پروازیں بند کر دی گئی تھیں- جسونت سنگھ خصوصی پرواز کے ذریعے 5 روزہ دورے پر بیجنگ پہنچے ہیں- وہ چینی صدر اور وزیر اعظم سے بھی ملیں گے- بھارت چین سے دہشت گردی کے خلاف اپنی مہم میں حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا- دونوں ملک امن بقائے باہمی کے تحت تعاون پر متفق ہو گئے ہیں-

یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹرز پر حملہ اسرائیلی ٹینکوں نے فلسطینی اتھارٹی کے سربراہ یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹرز پر دھاوا بول دیا- گولہ بارود اور میزائلوں سے ہیڈ کوارٹر کے متعدد دفاتر تباہ ہو گئے- جھڑپوں میں 6 فلسطینی شہید ہو گئے- 8 سیکیورٹی اہلکار زخمی' اسرائیل نے رملہ پر قبضہ کر لینے کے بعد اہم مقامات پر پوزیشنیں سنبھال لی ہیں- یاسر عرفات نے الجزیرہ ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ نیا حملہ سعودی امن منصوبہ ناکام بنانے کی کوشش ہے- فلسطینی عوام اسرائیل کے سامنے کبھی نہیں جھکیں گے- فلسطینیوں کی آزاد ریاست کے لئے جدوجہد میں کمی نہیں آئے گی پاکستان نے اسرائیلی کارروائی کی مذمت کر دی ہے-

فلسطینی خاتون کا فدائی حملہ بیت المقدس کی سپر مارکیٹ میں ایک فلسطینی خاتون کے فدائی حملہ میں دو یہودی ہلاک اور 16 زخمی ہو گئے-

امریکی فوج افغانستان رہے گی امریکہ نے کہا ہے کہ طالبان اور القاعدہ کے مکمل خاتمے تک امریکی فوج افغانستان میں ہی رہے گی-

بقیہ صفحہ 1

ایک مکان پر مبلغ پانچ لاکھ روپے لاگت آتی ہے-
2- ایک لاکھ روپے یا اس سے زائد کی ادائیگی
3- حسب استطاعت جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں-

امید ہے احباب کرام اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے- یہ رقم مقامی سطح پر سیکرٹری مال کو یا دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کرائی جا سکتی ہے- اللہ تعالیٰ بیش از پیش خدمت دین کی توفیق سے نوازتا رہے- آمین

(صدر بیوت الحمد سوسائٹی)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
تیار کردہ: **ناصر دواخانہ** رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

اعلان داخلہ
کڈز وزڈم ہاؤس نرسری سکول میں پلے گروپ نرسری- پریپ- کلاس I اور کلاس II میں داخلے شروع ہیں- اپنے بچوں کی بہترین تعلیم و تربیت کے لئے پورے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں-

آسامیاں خالی ہیں
ادارہ کو ایک سکول مینیجر (مرد) اور لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے- تعلیمی قابلیت کم از کم بی- اے/ بی ایس سی ہو- فوری رابطہ فرمائیں- انٹرویو: 4 اپریل صبح 10 بجے
پرنسپل کڈز وزڈم ہاؤس
فون 212745 فون گھر 211227

ہمارے ہاں خالص دیسی گھی مکھن اور کریم نیز کریم نکلا ہوا دودھ -/10 روپے فی کلو خرید فرمائیں-
خان ڈیری انڈسٹریز
38/1 دار الفضل ربوہ فون 213207

SHARIF JEWELLERS
RABWAH ☎ 212515

برین ٹانک Brain Tonic
کمزوری یادداشت کے لئے ایک انوکھی دوا
☆ کیا آپ کی یادداشت کمزور ہے؟ ☆ کیا آپ کی نظر کمزور ہے؟ ☆ کیا آپ کو بھول جانے کی عادت ہے؟ ☆ کیا آپ کو سبق جلد یاد نہیں ہوتا؟ ☆ کیا آپ نزلہ زکام کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں؟ ☆ کیا آپ عینک سے نجات چاہتے ہیں؟ ☆ کیا آپ کو بھوک نہیں لگتی اور کھانا ہضم نہیں ہوتا؟ اگر ان سب باتوں میں سے کوئی بات بھی آپ کے اندر موجود ہے تو آپ کو فوری ضرورت ہے برین ٹانک کی- **برین ٹانک** کھائیے یادداشت بڑھائیے عینک سے نجات پائیے- نزلہ زکام سے پیچھا چھڑوائیے-
دوائی منگوانے کا پتہ: جان یونانی دواخانہ چوک البیت المھدی گول بازار ربوہ فون دواخانہ 04524-213149
فون رہائش 04524-211485 فون رہائش 04524-214358

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61